5اپریل1961

از عدالت الاعظمیٰ

غور الحسن اور دیگران

بنام

ریاست راجستھان

(بی پی سنہا، چیف جسٹس، ایس کے داس، اے کے سرکار، کے سی داس گپتا اور این راجا گوپالا آئینگر، جسٹسز)

شہریت ۔ کلکٹر کے ذریعہ رجسٹریشن کا حکم۔ اس کے ذریعہ اس طرح کے حکم کی منسوخی۔ منسوخی کا جواز۔ شہریت ایکٹ، 1955(57 آف 1955) دفعات 5(1)(اے)، 10(2)(اے)۔

درخواست گزاروں کو ناگور کے کلکٹر نے شہریت ایکٹ 1955 کی دفعہ 5(1)(اے) کے تحت ہندوستانی شہری کے طور پر رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ دیا تھا۔ بعد میں کلکٹر نے سرٹیفکیٹ منسوخ کرنے کے احکامات جاری کیے۔شہریت ایکٹ 1955 کی دفعہ 10(2)(اے) اور جنرل کلاز ایکٹ، 1897 کی دفعہ 21 کی بنیاد پر منسوخی کا اختیار دیا گیا تھا۔

شہریت قانون 1955 کی دفعہ 10(2)(اے) میں کسی بھی دوسرے پہلو کے علاوہ اس دفعہ کا اطلاق صرف اسی صورت میں ہونا چاہیے جہاں دھوکہ دہی، جھوٹی نمائندگی یا کسی مادی حقائق کو چھپانے کے ذریعے رجسٹریشن حاصل کیا گیا ہو اور ایسی کوئی چیز ثابت نہ ہوئی ہو۔

کلکٹر کے پاس جنرل کلاز ایکٹ، 1897 کی دفعہ 21 کے تحت کوئی اختیار نہیں تھا کہ وہ شہری کے طور پر رجسٹریشن کے حکم کو منسوخ کر سکے جو اس کے ذریعہ بنایا گیا تھا کیونکہ اس دفعہ میں درج احکامات شہریت قانون کی دفعہ 5 کے مطابق نہیں ہیں۔

رجسٹریشن منسوخ کرنے کے احکامات کو ایک طرف رکھ دیا جاتا ہے۔

اصل دائرہ اختیار : 1958 کی رٹ پٹیشن نمبر 60۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لئے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت رٹ پٹیشن۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایچ جے امریگر اور اے جی رتنا پارکھا۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایس کے کپور اور ڈی گپتا۔

5 اپریل 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس سرکار۔ درخواست گزار آئین کے نفاذ سے پہلے ہندوستان میں پیدا ہوئے تھے۔ 1947ء میں وہ پاکستان میں شامل ہونے کے بعد اس علاقے میں چلے گئے۔ وہ وقتاً فوقتاً ہندوستان آتے رہتے تھے اور آخری بار وہ اپریل 1956 میں آئے تھے۔ جب بھی وہ ہندوستان آتے تھے، وہ حکومت پاکستان کی طرف سے جاری کردہ پاسپورٹ پر ایسا کرتے تھے۔
دسمبر، 1956 میں، انہوں نے راجستھان کے ناگور کے کلکٹر کے پاس ہندوستان کے شہری کے طور پر رجسٹریشن کے لئے درخواست دی، جہاں وہ رہتے تھے۔ 19 دسمبر 1956 کو ناگور کے کلکٹر نے انہیں شہریت قانون، 1955 کی دفعہ 5(1)(اے) کے تحت رجسٹریشن سرٹیفکیٹ جاری کیا۔ اس کے بعد 5 فروری 1957 کو دو درخواست گزاروں نے اس قانون کی دفعہ 5(1)(ڈی) کے تحت اپنے نابالغ بچوں کو شہریت سرٹیفکیٹ دینے کے لئے درخواستیں دیں۔ 6 فروری 1957 کو ناگور کے

کلکٹریٹ کے ایک افسر نے درخواست گزار نمبر 2 اور 3 کو جاری کردہ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ واپس لے لیا جس میں ان نابالغ بچوں کے نام درج کرنے کی ضرورت تھی جن کے لئے ہندوستان کے شہری کے طور پر رجسٹریشن کی درخواستیں دی گئی تھیں۔ 8 فروری 1957 کو ناگور کے کلکٹر نے درخواست گزاروں کو جاری کردہ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ منسوخ کرتے ہوئے انہیں تین دن کے اندر پاکستان واپس آنے کی ہدایت کی۔

درخواست گزاروں نے یہ عرضی ناگور کے کلکٹر کے اس حکم کو کالعدم قرار دینے کے لئے دائر کی ہے جس میں ان کا ہندوستان کے شہری کے طور پر اندراج منسوخ کرنے اور انہیں ہندوستان چھوڑنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس عرضی کے جواب دہندگان اصل میں راجستھان کی ریاست اور ناگور کے کلکٹر تھے۔ اس کے بعد ہمارے حکم کے تحت پٹیشن کا نوٹس یونین آف انڈیا کو دیا گیا اور یونین پیش ہوئی۔

سوال صرف یہ ہے کہ کیا درخواست گزاروں کی ہندوستان کے شہری کے طور پر رجسٹریشن کی منسوخی درست تھی۔ مدعا علیہان کی جانب سے کہا گیا کہ کلکٹر کے پاس ایکٹ کی دفعہ 10(2)(اے) کے تحت رجسٹریشن منسوخ کرنے کا اختیار ہے۔ اس شق میں کہا گیا ہے کہ مرکزی حکومت حکم کے ذریعے ہندوستان کے کچھ شہریوں کو ان کی شہریت سے محروم کرسکتی ہے" اگر وہ مطمئن ہے کہ رجسٹریشن... دھوکہ دہی، جھوٹی نمائندگی یا کسی مادی حقیقت کو چھپانے کے ذریعے حاصل کیا گیا تھا۔ اس دلیل پر درخواست گزاروں کا جواب یہ تھا کہ ان کے رجسٹریشن کو منسوخ کرنے کا فیصلہ مرکزی حکومت نے نہیں بلکہ کلکٹر نے کیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی دلیل دی کہ سیکشن 10 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت شہری کے طور پر ان کی رجسٹریشن منسوخ نہیں کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ ذیلی دفعہ (2) کا آغاز "اس سیکشن کی دفعات کے تابع" کے الفاظ سے ہوتا ہے اور دلیل دی جاتی ہے کہ اس ذیلی دفعہ کے تحت اختیارات کا استعمال سیکشن 10 کی دیگر دفعات کے تابع کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے سب سیک کا حوالہ دیا۔ دفعہ 10 کی (1) جواب تک متعلقہ .... بشرطیکہ، "ہندوستان کا ایک شہری جو ایسا ہے۔ .... اندراج کے علاوہ درج ذیل کے مطابق اس ایکٹ کی دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (اے) ہندوستان کا شہری نہیں رہے گی اگر وہ اس دفعہ کے تحت مرکزی حکومت کے حکم سے اس شہریت سے محروم ہوجاتا ہے۔ انہوں نے دلیل دی کہ وہ ایکٹ کی دفعہ 5(1)(اے) کے تحت اندراج کے ذریعہ ہندوستان کے شہری بن گئے ہیں اور انہیں دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت ان کی شہریت سے محروم نہیں کیا جاسکتا ہے۔

اس معاملے کے حقائق پر ان اعتراضات پر کسی رائے کا اظہار کرنا غیر ضروری ہے۔ کسی بھی صورت میں، دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (اے) کے تحت کسی شہری کو اس کی شہریت سے صرف اسی صورت میں محروم کیا جاسکتا ہے جب یہ ثابت ہو جائے کہ رجسٹریشن دھوکہ دہی، جھوٹی نمائندگی یا کسی مادی حقیقت کو چھپانے کے ذریعے حاصل کی گئی تھی۔ لہٰذا یہ اختیار اس وقت تک استعمال نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ اس طرح کی دھوکہ دہی، جھوٹی نمائندگی یا کسی مادی حقیقت کو دبانے کا وجود نہ ہو۔ مدعا علیہان کی طرف سے دلیل دی گئی تھی کہ درخواست گزاروں نے اس حقیقت کو دبا کر ہندوستان کے شہری کے طور پر رجسٹریشن حاصل کیا تھا کہ انہوں نے پہلے ہندوستان میں مستقل آبادکاری کے لئے طویل مدتی ویزا کے لئے حکومت ہند کو درخواست دی تھی جسے اس حکومت نے مسترد کر دیا تھا۔ پچھلی درخواستوں کی تیاری اور ان کو مسترد کرنا بلاشبہ مادی حقائق ہیں۔ تاہم یہ دلیل واضح طور پر بے بنیاد ہے کہ ان حقائق کو چھپایا گیا تھا۔ درخواست گزاروں کے ذریعہ رجسٹریشن کے لئے دی گئی اصل درخواستوں کی تیاری سے یہ ہمارے اطمینان کے لئے ثابت ہوا ہے کہ انہوں نے اس حقیقت کا ذکر کیا تھا کہ ہندوستان میں مستقل طور پر آباد ہونے کی اجازت کے لئے ان کی درخواستوں کو حکومت نے مسترد کر دیا تھا۔ جیسا کہ ہم جواب دہندگان کے لئے ماہر مشورہ کو سمجھتے تھے، انہوں نے بھی اس پوزیشن کو قبول کیا۔

جواب دہندگان نے صرف ایک اور نکتہ اٹھایا تھا کہ کلکٹر کے پاس شہریت ایکٹ کے تحت رجسٹریشن سرٹیفکیٹ دینے کا اختیار ہے، جس کے پاس جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 21 اور شہریت ایکٹ کی دفعہ 10 (2) کے علاوہ، اسے منسوخ کرنے کا اختیار ہے۔ ہم اس بات سے مکمل طور پر اتفاق کرنے سے قاصر ہیں کہ دفعہ 21 کلکٹر کو ایسا کوئی اختیار دیتی ہے۔ سمجھتے ہیں کہ جواب دہندگان کے فاضل وکیل نے بھی اس حالت کو قبول کیا ہے۔

لہٰذا ہمیں ایسا لگتا ہے کہ درخواست گزاروں کی بطور شہری رجسٹریشن منسوخ کرنے کے احکامات مکمل طور پر غیر قانونی اور ناقابل حمایت تھے اور اسی کے مطابق انہیں خارج کر دیا جاتا ہے۔ درخواست گزار اس درخواست کے اخراجات کے حقدار ہوں گے۔

درخواست منظور کر لی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document